رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

بخدمت شریف صاحبزادہ میر محمد اسحاق صاحب، طرف صاحبزادہ میر محمد اسحاق صاحب، دار الانوار

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸

جلد ۲۱ قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ مطابق ۷ اگست ۱۹۳۶ء نمبر ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا کے فضل سے قابل حمد ہے۔

(۲) مقامی مدارس موسمی تعطیلات کے لئے ۶ اگست ۳۶ء سے بند کئے گئے۔

(۳) دار العلوم میں بورڈنگ ہائی سکول کے جانب جنوب مکرمی بابو اکبر علی صاحب انسپکٹر ریلوے ورکس نے اپنی کوٹھی اکبر منزل تعمیر فرمائی ہے جو نہایت ہی خوبصورت اور شاندار عمارت ہے ہم بابو صاحب کو اس خوش نما تعمیر پر مبارکباد عرض کرتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا اس کو بابرکت کرے۔ آمین۔

(۴) شکریہ۔ جن احباب نے خاکسار ایڈیٹر کی اہلیہ کی علالت کی خبر پڑھکر نہایت اخلاص سے ہمدردانہ خطوط لکھ کر دعائیں کی ہیں۔ خاکسار ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوا جزاکم اللہ احسن الجزاء کی دعا پیش کرتا ہے۔ خدا قبول فرمائے۔ آمین۔

ہدیۂ تبریک

عزیز شریف احمد شاہ خلف الرشید محترم ماسٹر عطا حسین شاہ صاحب ٹیچر نے خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے ۶½ سال کی عمر میں کلام پاک کو ختم کر لینے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس موقع پر راقم الحروف اپنے دلی جذبات کا اظہار ذیل کے چند اشعار میں کرتا ہے ؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

پڑھ لی شریف نے بھی ہے اللہ کی کتاب
قرآن کو پڑھ لیا ہے شش و نصف سال میں
چھوٹی سی عمر اور یہ ہمت صد آفریں
میری طرف سے ہدیۂ تبریک ہو قبول

کیونکر نہ ہم خدا کا کریں شکر بے حساب
اس پر خدا نے کھولا ہے رحم و کرم کا باب
اب دیکھئے دکھاتا ہے کیا عالم شباب
ماں باپ کو اور اس کے مدرس کو اے جناب

دو بھائی اور جو کہ ہیں چھوٹے شریف سے
گر ملک کو ہو ناز تو ہو قوم مفتخر

ہر حال میں ہو فضل خدا ان کے ہمرکاب
دیں میں جو بے مثال ہوں دنیا میں لاجواب

احسن! شبانہ روز ہے میری یہی دعا
بن جائیں تینوں دینِ محمدؐ کے آفتاب

(بخاطر شاکر۔ اسمٰعیل صدیقی۔ گوجرہ!)

لہ مشتاق احمد۔ اشفاق احمد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کے سرقہ زیورات کا فیصلہ

قبل ازیں احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر فضل الدین صاحب آف کمپالہ افریقہ کے گھر سے فروری ۳۶ء کے آخر میں اڑھائی تین ہزار روپیہ کی مالیت کے زیورات وغیرہ دن دہاڑے ایسے وقت جبکہ ان کے اہل و عیال گھر میں نہیں تھے۔ چوری ہو گئے تھے۔ اس کے متعلق کافی طور پر جد و جہد کی گئی۔ آخر قریباً ایک ماہ کے اندر اندر چور کا سراغ نکل آیا۔ اور چور کو مقامی پولیس کے سپرد کر دیا گیا مگر مقامی پولیس نے بعض وجوہات معلومہ کی بناء پر معاملہ کو ایک ماہ زیر تفتیش رکھ کر رفع دفع کر دیا جس پر ڈاکٹر صاحب موصوف کے پیروکاروں نے صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس گورداسپور کے پاس جا کر شکایت کی۔ تو صاحب بہادر نے ازراہ عنایت فوراً چودھری نذیر احمد صاحب انسپکٹر پولیس کو متعین فرما کر از سر نو تفتیش کرائی۔ چودھری نذیر احمد صاحب نے پوری کوشش سے دو ماہ کے ضائع شدہ کیس کو برآمد کر کے دو ملزمان کا عدالت میں چالان پیش کر دیا۔ جن میں سے ایک ملزم جالندھر کا اور ایک قادیان کا لڑکا تھا۔ الحمد للہ کہ مال بھی قریباً ۳۵ تولے سونا اور زیورات اور سوا دو سو روپیہ نقد برآمد ہوا۔ علاقہ مجسٹریٹ صاحب بٹالہ کی عدالت میں قریباً تین ماہ تک یہ کیس چلتا رہا۔ آخر ۲۴ جولائی کو ہر دو ملزمین کو ۶ ماہ اور ڈیڑھ سال قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیتے ہوئے برآمد شدہ مال مدعیوں کے حوالے کر دینے کا فیصلہ فرمایا۔ جو بعد اپیل کے مل سکیگا۔ ملزمان کی طرف سے سیشن کورٹ میں اپیل دائر کی گئی ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے اہل و عیال کو اس کامیابی پر **مبارک باد** کہتے ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس واقعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ مکان کی حفاظت کے لئے اور زیادہ احتیاط کی جاویگی ؂

مطبوعات ابوالفضل

کشتی نوح ۔ جیبی سائز مع فوٹو نی جلد ۱۹۲ صفحات ۰ر
" " مجلد ۱ر ۲ر ۳ر
" " کتابی سائز ۱۴۴ صفحات ۱ر
دُرِّ ثمین مع دو فوٹو مجلد ۱۲۶ صفحات ۱ر
" اعلیٰ کاغذ و اعلیٰ مجلد ۱۶۶ " ۲ر
" آرٹ پیپر مراکو کی جلد سنہری ۱۶۶ " ۳ر
ضرورت الامام ۸۸ صفحات ۱ر
" مجلد ۸۸ صفحات ۲ر

تحفہ پرنس آف ویلز چھپ رہا ہے ۲ر
ٹیچنگ آف اسلام انگریزی مجلد ۱۸۲ صفحات ۵ر
" " ولایتی سفید کاغذ ... ۸ر
" " انگلک پیپر ..... عہ ر
پارہ عمّ ۴۰ صفحات ..... ۔
شمائل ایک پیسہ میں دو عدد ۱۶ صفحات ..... ۔
پیغام احمدیت ۔ انگریزی ۴۸ " ۱ر

علاوہ ازیں اور مختلف چھوٹے ٹریکٹ اور خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بغرض تبلیغ موجود ہیں۔

ملنے کا پتہ ۔ ابوالفضل محمود دارالرحمت قادیان (پنجاب)

دانتوں کی امراض اور اُنکا بہترین علاج

پائیریا بکس اس بکس میں تین قسم کی ادویات روانہ کی جاتی ہیں۔ مسوڑوں سے خون آتا ہو۔ پیپ پڑ گئی ہو۔ مسوڑے پھولتے ہوں درد کرتے ہوں۔ کیڑا یا ماس خورہ لگ چکا ہو۔ پانی گرم ٹھنڈا لگتا ہو۔ تو مندرجہ ذیل ادویات منگوا کر اس موذی مرض کا جلدی علاج کریں۔ ورنہ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ اس مرض کے بڑھنے سے مریض سینکڑوں بیماریوں کا سیرگاہ بن جاتا ہے۔ انسان کو صحت کے قائم رکھنے کے لئے اکثر کھانے پینے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ مسوڑوں کا خون اور ایسے خراب مادے مسوڑوں سے نکل کر معدہ میں جاتے رہتے ہیں۔ جن کا اثر انسانی صحت پر خراب پڑتا ہے ادویات حسب ذیل کیمیکل پائیرس پوڈر۔ کیمیکل پائیرس لوشن۔ امریکس پائیرس پلز۔ یہ گولیاں کھانے کے لئے دی جاتی ہیں۔ جن کا اثر خاص طور پر مسوڑوں کے جراثیم پر ہوتا ہے۔ جو مرض پائیریا پیدا کرتے ہیں۔ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔

مجموعی قیمت عہ ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔

کمزوری سینہ کی دوائی ۲۱ روز کے لئے مفت دی جاتی ہے۔ اس سے دائمی نزلہ۔ اور دانتوں کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہونے والی امراض دور ہوتی ہے ؂

ملنے کا پتہ

خاکسار۔ فقیر احمد خان احمدی حکیم

حاذق ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی پنجاب

اخبار دورِ جدید فاروق برابر ہفتہ وار تبادلہ کے لئے ارسال ہوتا ہے۔ مگر دورِ جدید کا صرف ایک پرچہ آکر پھر کوئی پرچہ نہیں آیا۔ منیجر صاحب دورِ جدید توجہ فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۱ ؛ قادیان دارالامان مورخہ ۷ اگست ۱۹۳۶ء ؛ نمبر ۱۷

اظہار الدین علی المخالفین!

نمبر (۲)

گذشتہ نمبر میں ہم نے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مطبوعہ خط اشتہار کا اقتباس نقل کرکے یہ دکھایا تھا۔ کہ حضور علیہ السلام تائید اسلام میں کس کس طریق پر مخالفین کو ملزم کرنے کے لئے کوشش فرماتے رہے ہیں۔ آج ہم ایک دوسرا واقعہ نقل کرکے ناظرین کو اظہار الدین کا نمونہ دکھاتے ہیں۔

بٹالہ مشن کا فتح مسیح عیسائی جو ایک سخت بدزبان اور متعصب مشنری تھا۔ ایک دفعہ لاف زن ہوا کہ مجھے بھی الہام ہوتا ہے۔ اور میں بھی قبل از وقوع الہامی پیشگوئیاں مرزا صاحب علیہ السلام کے بالمقابل کرسکتا ہوں۔ چنانچہ اس کے اس دعویٰ کو پرکھنے کے لئے ۲۱ مئی ۱۸۸۸ء کو ایک جلسہ بٹالہ میں قرار دیا گیا۔ جس میں بٹالہ کے بہت سے معززین مسلمان و ہندو شامل ہوئے ..... فتح مسیح بھی معہ چند دیگر عیسائیوں کے جلسہ میں آیا۔ اور بجائے اپنے دعویٰ کا ثبوت دینے کے کہ کوئی پیشگوئی الہامی پیش کرتا فضول وغیر متعلق باتیں بنانے لگا۔ جب اہل جلسہ میں سے ایک معزز ہندو نے اسے کہا کہ یہ جلسہ تمہارے اقرار کے بموجب صرف الہامی پیشگوئی کے سنانے کے لئے قرار پایا ہے نہ کہ فضول باتوں کے واسطے پس وہ پیشگوئی جو الہامی ہو تم پیش کرو۔ تو اس پر فتح مسیح نے کہا۔ کہ فریق ثانی یعنے مرزا صاحب کے دعوے الہام کو چونکہ میں جھوٹا دعویٰ سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں نے بالمقابل یونہی الہام سے پیشگوئی کرنے کا دعویٰ کر دیا تھا ورنہ مجھے کوئی دعویٰ الہام پانے کا نہیں ہے۔ اس کی یہ دروغ بیانی سنکر سب لوگ حیران ہو گئے اور جلسہ برخاست ہو گیا۔ اس جلسہ کی کیفیت بذریعہ اشتہار مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۸۸ء مطبوعہ شمس الہند پریس گورداسپور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع کرتے ہوئے ایک دعوت تمام عیسائیوں کو اور خصوصاً پادری وائٹ بریخت صاحب مسیحی کو حسب ذیل الفاظ میں دی۔

"کہ اگر کوئی معزز یورپین عیسائی صاحب ملہم ہونے کا دعویٰ کرتے ہوں۔ تو انہیں بصد رغبت ہماری طرف سے اجازت ہے کہ بمقام بٹالہ کوئی جلسہ مقرر کرکے ہمارے مقابل پر اپنی الہامی پیشگوئیاں پیش کریں۔ اور نیز اس اشتہار میں پادری وائٹ بریخٹ صاحب کہ جو اس علاقہ کے ایک معزز یورپین پادری ہیں۔ ہمارے بالتخصیص مخاطب ہیں۔ اور ہم پادری صاحب کو یہ بھی اجازت دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ صاف طور پر جلسہ عام میں اقرار کر دیں۔ کہ یہ الہامی طاقت عیسائی گروہ سے مسلوب ہے۔ تو ہم ان سے کوئی پیشگوئی بالمقابل طلب نہیں کرینگے۔ بلکہ حسب درخواست ان کے ایک جلسہ مقرر کرکے فقط اپنی طرف سے ایسی الہامی پیشگوئیاں پیش از وقوع پیش کریں گے۔ جن کی نسبت ان کو کسی طور کا شک و شبہ کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی۔ اور اگر ہماری طرف سے اس جلسہ میں کوئی ایسی قطعی و یقینی پیشگوئی پیش نہ ہوئی جو عام ہندوؤں اور مسلمانوں اور عیسائیوں کی نظر میں انسانی طاقتوں سے بالاتر متصور ہو تو ہم اسی جلسہ میں دو سو روپیہ نقد پادری صاحب موصوف کو بطور حرجانہ یا تاوان تکلیف دہی کے دیدیں گے چاہیں تو وہ دو سو روپیہ کسی معزز ہندو صاحب کے پاس پہلے ہی جمع کرا کر اپنی تسلی کر لیں۔ لیکن اگر پادری صاحب نے خود تسلیم کر لیا۔ کہ حقیقت میں یہ پیشگوئی انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ تو پھر ان پر واجب و لازم ہوگا کہ اخبار نور افشاں میں جو ان کی مذہبی اخبار ہے۔ اوس پیشگوئی کو درج کرا کر ساتھ اس کے اپنا اقرار بھی چھپوائیں کہ میں نے اس پیشگوئی کو من کل الوجوہ انسانی طاقتوں سے بالاتر قبول کر لیا ہے۔ اور اگر اس پیشگوئی کا مضمون صحیح اور سچ نکلا۔ تو میں بلا توقف مسلمان ہو جاؤں گا۔ کیونکہ جو پیشگوئی محبوبیت کے چشمے سے نکلی ہو وہ اوس دین کی سچائی کو ثابت کرنے والی ہے جس دین کی پیروی سے یہ مرتبہ محبوبیت کا ملتا ہے۔ اور محبوبیت کو نجات یافتہ ہونا ایک امر لازمی ہے۔ اور اگر پیشگوئی کا مضمون صحیح نہ نکلا۔ تو وہ دو سو روپیہ جو جمع کر دیا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پادری صاحب کو دیا جائے گا۔ اور یہ بھی واضح رہے۔ کہ اگر پادری صاحب بعد وصول اس اشتہار کے پابندی ان شرائط کی اپنے نفس پر قبول کر لیں۔ تو یہ کچھ ضرور نہیں۔ کہ وہ ہمارے مکان پر ہی آویں۔ بلکہ ہم خود ان کے مکان پر جا سکتے ہیں۔" (ملخصاً بلفظہ اشتہار ۲۴ رمئی ۱۸۸۸ء)

اس دعوت کو قبول کر کے مناسب تھا۔ کہ یسوع کے بندوں میں سے کوئی عبد المسیح مقابلہ میں نکل کر عبد الرحمن کے دعوے کو پرکھتا۔ اور مردانہ وار احمد کے غلام علیہ السلام کے سامنے آتا۔ مگر افسوس کہ مردہ پرست قوم میں سے نہ کسی عام کو جرأت ہوئی کہ انجیلی ایمان کا نمونہ دکھاتا۔ نہ خاص وائٹ بریخت صاحب کو حوصلہ ہوا کہ قرآنی ایمان کو آزماتا۔ پادری صاحب موصوف نے تو اس دعوت سے روگردانی کر کے شملہ کا راستہ لیا۔ مگر اسی دردِ غگوں فتح مسیح نے اخبار نور افشاں مورخہ ۷ رجون ۸۸ء میں چھپوا دیا۔ کہ "ہم اس طور پر تحقیق الہامات کے لئے جلسہ کر سکتے ہیں۔ کہ ایک جلسہ منعقد ہو کہ چار سوال بند کاغذ میں حاضرین جلسہ میں سے کسی کے ہاتھ میں دیدینگے۔ وہ ہمیں الہاماً بتلائے جائیں۔" اس کا جواب لاجواب حجت تمام کرنے کی غرض سے بذریعہ اعلان مورخہ ۹ رجون ۸۸ء مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حسب ذیل دیا۔ کہ

"ہم اپنے اشتہار مورخہ ۲۴ رمئی ۱۸۸۸ء میں لکھ چکے ہیں۔ کہ فتح مسیح جس کی طینت میں دروغ ہی دروغ ہے ہرگز مخاطب ہونے لائق نہیں۔ ہاں اگر پادری وائٹ بریخت صاحب ایسی درخواست کریں جو نور افشان ۷ رجون ۸۸ء میں درج ہے۔ تو ہمیں بسر و چشم منظور ہے۔ ہمارے ساتھ وہ خدائے قادر علیم ہے جس سے عیسائی لوگ ناواقف ہیں۔ وہ پوشیدہ بھیدوں کو جانتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے۔ جو اس کے خالص بندے ہیں۔ لیکن لہو و لعب کے طور پر اپنا نام لینا پسند نہیں کرتا۔ پس اگر پادری وائٹ بریخت صاحب ایک عام جلسہ بٹالہ میں منعقد کر کے اُس جلسہ میں حلفاً اقرار کریں۔ کہ اگر مضمون بند لفافہ کا جو میری طرف سے پیش ہو دس ہفتہ تک مجھ کو بتلایا جاوے۔ تو میں بلا توقف دین مسیحی سے بیزار ہو کر **مسلمان ہو جاؤنگا۔** اور اگر ایسا نہ کروں۔ تو ہزار روپیہ جو پہلے سے کسی ثالث منظور کردہ کے پاس جمع کرا دونگا **بطور تاوان انجمن حمایت اسلام لاہور میں داخل کیا جاویگا۔** اس تحریری اقرار کے پیش ہونے کے اور نیز نور افشان میں چھپنے کے بعد اگر دس ہفتہ تک **ہم نے لفافہ بند کا مضمون بتلا دیا تو ایفاء شرط کا پادری صاحب پر لازم ہوگا۔** ورنہ ان کے روپیہ کی ضبطی ہوگی۔ اور اگر ہم بتلا نہ سکے تو ہم **دعویٰ الہام سے دست بردار ہو جائیں گے۔** اور نیز جو سزا زیادہ سے زیادہ ہمارے لئے تجویز **ہو وہ بخوشی خاطر اٹھالیں گے۔"**

(بلفظہ ملخصاً)

اے اہل عقل و خرد لوگو! ذرا غور کرو۔ اور سوچو کہ کیا یہ دعویٰ اور یہ تحدی ایک ناپاک روح کر سکتی ہے؟ کیا وہ شخص جو بخیال علماء حال دشمن دین و ایمان ہو۔ اور جس کو خدا پر بھی یقین نہ ہو۔ ایسے مقابلہ کو جس کی طاقت بجز فضل الٰہی کے کسی انسان کو نہیں مل سکتی۔ میدان میں نکل سکتا ہے؟ خدا کے لئے اس میں انصاف سے کام لو۔ کہ جس کو دجال اور ضال کہا جاتا ہے۔ جس کو قوم کی طرف سے کافر و اکفر کے ٹائیٹل عطاء ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے دجل اور ضلالت اور کفر کا اس طرح ثبوت دیتا ہے۔ جس کی نظیر ان مکفرین کے پاس تو کجا بعد خیر القرون کے کہیں نہیں ملتی۔ وہ ایک ایسی بات کو منظور کرتا ہے۔ جس کا پورا کرنا بغیر خاص تعلق خدا کے ساتھ ہونے کے کسی انسان سے ممکن نہیں۔ ایک عیسائی کہتا ہے کہ ہم ایک بند لفافہ میں کچھ سوالات لکھ کر رکھتے ہیں۔ مرزا صاحب جو کہ مامور خدا اور ملہم من اللہ ہونیکا دعوے کرتے ہیں۔ وہ اپنے خدا سے پوچھ کر ہمیں ان سوالات ملفوفہ کو بغیر دیکھے ہوئے بتا دیں تو ہم آپ کو ملہم اور صادق مان لیں گے۔ مرزا صاحب جو بقول امرتسری منکر و دیگر علماء دنیا خدا پر ایمان بھی نہیں رکھتے نہایت فراخ حوصلگی سے اس دعوت کو منظور فرماتے ہیں صرف ایک شرط پر کہ وہ بجائے مرزا صاحب کو ملہم تسلیم کر لینے کے اسلام کو سچا دین مان کر مسلمان ہو جاوے۔ کیونکہ یہ سب مقابلہ بطور لہو و لعب کے نہیں۔ بلکہ صداقت اسلام کے لئے ہے۔ اور بصورت نہ بتلانے سوالات ملفوفہ کے نہ صرف اپنے دعویٰ سے دست برداری بلکہ ایک تاوان کی زیر باری اپنے ذمہ قرار دیتے ہیں۔ مگر کیا کوئی ہے جو یہ ثابت کر دے۔ کہ مدعو شدگان عیسائیوں میں سے کسی نے مسلمان ہونے کی شرط کو قبول کر کے آگے قدم بڑھایا؟ اگر نہیں بڑھایا تو بتاؤ کہ اتمام حجت کس چیز کا نام ہے۔ اور وہ کس طرح اور کس نے کسی غیر مسلم پر کر دکھائی۔ تدبروا و تکفروا یا اولی الابصار۔

بھول نہ جانا

قبل ازیں چار پانچ مرتبہ یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ جن خریداران فاروق کے ذمہ بقایا ہے۔ یا وی پی واپس کر چکے ہیں۔ یا شش ماہی اول ۳۶ء کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ اپنا اپنا حساب صاف کر دیں۔ ورنہ ان کے نام وی پی ارسال ہوں گے۔ لہذا اب وہ وی پی ارسال ہو رہے ہیں۔ براہ کرم وصول کر کے شکریہ کے مستحق ہوں۔ (منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح اعمال!

سلسلہ احمدیہ کے ہونہار فرزند خالد صاحب نے جو خدا کے فضل سے ایک لائق گریجویٹ ہیں اور صداقت سلسلہ اور محبت اسلام میں اعلیٰ مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ جن میں سے بعض فاروق کے کالموں میں ناظرین کی نظر سے گذر چکے ہیں۔ یہ ایک نہایت مفید سلسلہ اصلاح کے لئے شروع فرمایا ہے۔ خدا تعالےٰ ان کو توفیق بخشے کہ اس کو مکمل کر سکیں۔ جیسا کہ خالد صاحب سلمہ اللہ خاکسار ایڈیٹر فاروق کو اپنے خط میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ

"مکرمی جناب مدیر فاروق! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ:۔ یہ ارادہ ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بفرہ کے خطبات کے پیش نظر "اصلاح اعمال" کے لئے ایک سلسلہ مرتب کیا جائے۔ جس کی پہلی کڑی آج ارسال خدمت ہے۔ انشاء اللہ ہر ہفتہ اسی قسم کی ایک کڑی ارسال خدمت کیا کروں گا۔ وباللہ التوفیق۔ اس میں اولاً قرآن کریم کی آیت دی ہے پھر احادیث نبوی سے اقوال رسولؐ۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات۔ امید واثق ہے کہ آپ اسے پسند فرماویں گے۔" (خاکسار۔ خالد بی۔ اے (آنرز)"

میں نہایت شکریہ کیساتھ اس سلسلہ کو فاروق میں نمایاں طور پر شائع کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ فاروق کے ناظرین اس سے مستفید ہو کر خالد صاحب کی دینی و دنیاوی کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں گے۔ (ایڈیٹر)

اصلاح اعمال

(۱)

غیبت نہ کرو!

"ولا یغتب بعضکم بعضاً ایحبُّ احدکم ان یأکل لحم اخیہ میتاً۔ فکرھتموہ۔ واتقوا اللہ ان اللہ توّاب الرّحیم" (حجرات آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردے بھائی کا گوشت کھائے۔ اسے تو تم ناپسند کرو گے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ متوجہ ہونے والا مہربان ہے۔

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لا یغتب کسی کی ایسی بات دوسرے کے آگے کرنا جو وہ شخص ظاہر کرنی نہیں چاہتا۔ یا اگر اس کے سامنے کی جائے تو اسے رنج پہونچے۔ اگر جھوٹی بات کی جائے۔ تو وہ بہتان ہے۔ کوئی اس دھوکہ میں نہ رہے۔ کہ سچ بات جائز ہے!" (درس القرآن)

"ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو۔ کہ غیبت کیا چیز ہے؟ عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ فرمایا تیرا ذکر کرنا اپنے بھائی کے بارے میں جسے وہ ناپسند کرے۔ عرض کیا گیا۔ خواہ وہ بات میرے بھائی میں موجود ہی ہو۔ فرمایا جو بات پائی جائے اور تو کہے۔ تو یہ غیبت ہے۔ اور نہ پائی جائے اور تو کہے تو یہ بہتان ہے!" (مسلم)

"ابوھریرہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ خدا کی رضا کی بات کہہ جاتا ہے۔ اور اس کو کوئی بڑی بات نہیں سمجھتا۔ حالانکہ اسی کے سبب سے خدا اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ اور بندہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بات کہہ جاتا ہے۔ اور اس کے بولنے میں کچھ مضائقہ نہیں جانتا۔ مگر اس کے سبب سے دوزخ میں جا گرتا ہے!" (بخاری)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "قرآن کریم کی تعلیم ہرگز نہیں ہے۔ کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ۔ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔ بلکہ وہ فرماتا ہے تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمۃ یہی ہے۔ کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جائے۔ اور اسکے لیے دعا بھی کی جائے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے۔ وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ ایک کے عیب کو بیان ۴

۴ تو سو مرتبہ کرتا ہے۔ لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا!" سعدی نے کہا ہے۔ خدا داند و بپوشد ہمسایہ نداند و خروشد۔ خدا تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے لیکن ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہنگرین لیلیٰ!

۲ اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

آج لاہور میں ایک عمامہ پوش ہنگرین خاتون مادام طرفران لیلیٰ وارد ہیں۔ جو جاذبِ توجہ عوام ثابت ہو رہی ہیں۔ آپ ایک ہندوستانی والد کے ہاں لاہور میں پیدا ہوئیں۔ لیکن شوقِ نظارہ انہیں مختلف بلاد کی سیاحت پر مجبور کرتا رہا۔ چنانچہ انہوں نے عالمِ شباب ہی میں مختلف و متعدد دول و ممالک کی سیر کر لی۔ آپ نے ہر ملک کے سیاسی تمدنی۔ معاشرتی اور اقتصادی حالات کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا۔ اور ان کی کنہ تک رسائی کی ہر ممکن سعی کی۔ اکنافِ عالم میں گھومی ہوئی مادام اب مدعی ہیں۔ کہ وہ ہر ملک کے سیاسی مدّ و جزر کو بھانپ لیتی ہیں۔ اور ہر نوع کی اقتصادی۔ تمدنی اور معاشرتی مشکلات کے حل ان کے ایک لمحۂ فکریہ کے مرہون ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ انہیں ہر فن میں مہارت تامہ حاصل ہے۔ اور وہ حالات و شواہد کا جائزہ لینے کے بعد مستقبل سے وابستہ واقعات کے متعلق پیشگوئی کر سکتی ہیں۔ اگر ان کا ادعا یہیں تک محدود رہتا۔ تو ہمیں اس سے تعرض نہ تھا۔ اس لئے کہ وسیع مشاہدات و تجارب نشیب و فراز زمانہ کو بھانپ لینے کی استعداد پیدا کر دیتے ہیں۔ ممالک عالم کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی ملک کی ہوا کے رخ سے اس کے مستقبل قریب سے واقعات کا قبل از وقوع اندازہ کوئی دشوار امر نہیں۔ لیکن اشتیاقِ پیشگوئی کشاں کشاں انہیں عالمِ روحانی میں دسترس کے ادعا کی طرف لئے جا رہا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ان کی پیشگوئی کی قوت نتیجۂ سعی و اکتساب نہیں۔ بلکہ وہبی ہے جو ایامِ طفلی ہی سے ان میں ودیعت کی گئی ہے۔ آپ اس امر کی بھی مدعی ہیں۔ کہ آئندہ رونما ہونے والے اہم وقائع سے انہیں **القاء** کے ذریعہ خبر دی جاتی ہے (زمیندار ۳۰ جولائی) ہم معزز مہمان کے احترام کی تمام ذمہ داریوں کا احساس رکھتے ہوئے ان سے باادب گزارش کریں گے کہ آپ سیاسی۔ اقتصادی۔ تمدنی اور معاشرتی پیشگوئیوں کے مشغلۂ محبوب میں بصد شوق منہمک رہیئے۔ لیکن خدارا روحانی دسترس کا ادعا نہ کیجئے۔ کہ اس وادیٔ پُرخار میں آپ ایسی صنفِ لطیف کے نرم و نازک پاؤں پیش آمدہ مصائب و مشکلات کی تابِ مقاومت نہ لا سکیں گے۔ آپ مشاہداتِ عالم سے آئندہ رونما ہونے والے وقائع کے متعلق اندازہ لگانے کی عادی ہیں۔ اس لئے ہم آپ کی توجہ از منۂ سوالف کے عالمِ روحانی میں دسترس کے مدعیوں کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں۔ تا ان سے آپ عبرت حاصل کریں۔ ہاں آپ ایسی باخبر خاتون قبیلہ بنی حنیفہ کے مسیلمہ کے حالات سے ناواقف نہ ہونگی۔ جس نے پیغمبر اسلام کی بڑھتی ہوئی جمعیت و شوکت کے پیشِ نظر ادعائے الہام و نبوت کیا تھا۔ اس لاف زنی کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے عہد خلافت میں خالد بن ولید کے ہاتھوں وہ جہنم واصل ہوا۔ شاید آپ اسود عنسی کذاب کے نام سے بھی آشنا ہوں جو آخر فیروز دیلمی کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اور ابنِ صیاد تو آپ ہی کا ہم مسلک تھا۔ اسے بھی پیشگوئی میں مہارت کا ادعا تھا۔ حضرت پیغمبر اسلامؐ نے جب اس کی شہرت سُنی تو آپ بنفس نفیس اس کے پاس تشریف لے گئے آپ نے فرمایا۔ بتا میرے دل میں کیا ہے کہنے لگا "دخ" اس وقت دخان آپ کے دل میں تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اخسأ۔ فلن تعدا صلاتک۔ کہ دور ہو تو اپنی اصل کو واپس نہ پائے گا۔ چنانچہ وہ لوگوں کی نظروں سے گر گیا۔ تائب ہو کر مسلمان بھی ہوا۔ پھر بھی لوگ اسے بنظرِ حقارت دیکھتے رہے۔ طلحہ بنت خویلد۔ سجاح بنت الحرث۔ مختار۔ متنبی۔ یحییٰ۔ سلیمان قرسطی۔ دامیہ لا کے حالات کا بغور مطالعہ کیجئے۔ جنہوں نے الہام کا دعویٰ کیا۔ اور ہلاک ہوئے۔ دور کیوں جائیں۔ مسٹر وارڈہی کے حالات پڑھیں۔ جنہوں نے لنڈن میں ۱۸۹۰ء یا ۱۸۹۳ء میں ادعائے القاء کیا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد نامراد مرا۔ ۱۸۹۹ء کے قریب ایک عورت نے دعوئے الہام کیا۔ چند سال بعد اس کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ وھلم جرًا

مادام نے لاہور کے چند ایک اخبارات سے متاثر ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف بھی لب کشائی کی ہے۔ کہ یہ جماعت جسے مسلمان کافر سمجھتے ہیں۔ اور جو مرزا غلام احمد کو مسیح یا نبی کہتے ہیں۔ روز بروز قعرِ مذلت میں گرتی جائے گی۔ اور دنیا سے مٹ جائے گی"

(زمیندار ۳ جولائی)

لیکن سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قعرِ مذلت میں گرانے کی پیشگوئی کرنے سے قبل آپ اپنی پگڑی سنبھالئے۔ اور اپنی عزت کی خبر لیجئے۔ کہ خدا کی طرف سے مقرر کردہ آپ کی ذلت کے درپے فرشتے زیرِ لب خندہ زن ہیں۔ اور ارشادِ الٰہی کے مطابق کہ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبًا او قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شیءٌ ومن قال سأنزل مثل ما انزل اللہ ولو ترا اذ الظلمون فی غمرات الموت والملٰئکۃ باسطوا ایدیھم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم عن اٰیاتہ تستکبرون (انعام)

(یعنے کون ہے زیادہ ظالم اس شخص سے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ یا کہا کہ وحی کی گئی ہے میری طرف۔ حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں ہوئی۔ اور جس نے کہا کہ نازل کروں گا میں اس کی طرح جو اللہ نے نازل کیا۔ اور اگر دیکھے تو جبکہ ظالم ہونگے موت کی شدتوں میں اور فرشتے ان کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے ہوں گے۔ اور کہہ رہے ہوں گے کہ نکالو اپنی جان آج تمہیں بدلہ میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے متعلق ناحق باتیں کہتے تھے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے) اس لئے کہ آپ بھی القاء کی مدعی ہیں۔ اور جس طرح خدا نے منکرین احمدؐ کی تذلیل کی پیشگوئی فرمائی ہے آپ بھی ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ کے مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ذلت کی پیشگوئی کر رہی ہیں ذلت کا عذاب آپ کے لئے مقدر ہے۔ وہ دن دور نہیں۔ جبکہ قادر مطلق خدا کے ارشاد کے مطابق آپ کی مایۂ ناز "موت کی پیشگوئی" آپ کی ذلت سے ایک لمحہ ہی قبل آپ کو مطلع نہ کر سکے گی۔

معاصر احسان رقمطراز ہے "سنتے ہیں کہ مادام لیلیٰ سے جب مرزائیت کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا۔ کہ یہ مذہب اب چند دنوں کا مہمان ہے۔ خدا جانے خلیفۂ قادیان کیوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ ہندوستان اور قادیانیت دونوں کی عزت کا معاملہ ہے۔ اپنی خلافت کی لاج رکھنے کے لئے میدان میں نکلئے" (۳۱ر جولائی)

معاصر موصوف کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے خود سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور بد خواہان سلسلہ کی تذلیل کی لاتعد پیشگوئیاں کی ہیں جو سلسلے کی کتب میں مندرج ہیں۔ ایک طرف آپ کی مایۂ ناز مادام[1] لیلیٰ کی سلسلہ کے ادبار کی پیشگوئی ہے اس کے مقابل اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ترقی کے لئے ہزارہا پیشگوئیاں ہیں۔ زمانہ شاہد ہے اور ہوگا کہ قادر و توانا خدا اپنی پیشگوئیوں کو پورا کر رہا ہے اور کریگا۔ لیکن لیلیٰ کے مدح سرا مدیران احسان اور زمیندار اور لیلیٰ اکف حسرت ملتے رہ جائیں گے۔

سلسلہ کے لئے فتح وظفر اور دشمنان سلسلہ کے لئے ذلت ادبار کی پیشگوئی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرماتا ہے "جاءک الفتح" اور فتح ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے (تذکرہ صـ۴۹۹) اے مظفر! تجھ پر سلام (تذکرہ صـ۱۳۹) تیرا نام صفحۂ دنیا سے کبھی نہیں اٹھے گا۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں۔ وہ خود ناکام رہیں گے۔ اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا" (تذکرہ صـ۱۴۲) "میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا روز قیامت غالب رہیں گے۔ جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے"

قال انی رائیت عصیانھم وطغیانھم فسوف اضربھم بانواع الآفات وابیدھم من تحت السمٰوٰت وستنظر ما افعل بھم وکنا علی کل شیٔ قادرین"

(میں نے ان کی نافرمانی اور سرکشی کو دیکھا ہے۔ میں ان پر طرح طرح کی آفات ڈالکر انہیں آسمان کے نیچے سے نابود کروں گا۔ اور تم جلد دیکھو گے کہ میں ان سے کیا سلوک کرتا ہوں۔ اور ہم ہر ایک بات پر قادر ہیں)

(تذکرہ ۱۵۶)

"تو مغلوب ہو کر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہوگا۔ اور انجام تیرے لئے ہوگا" (تذکرہ ۱۸۷)

ہم مدیر احسان سے عرض کرینگے۔ کہ جب خدا خود سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کا ضامن ہے اور اس کے لئے مناسب اسباب پیدا کر رہا ہے۔ تو حضرت امیر المؤمنین کو لب کشائی کی کیا ضرورت ہے؟

بالآخر ہم مدیر زمیندار سے جو اہل مغرب کی زیرکی۔ دانائی۔ ذہانت و فطانت پر عش عش کر رہے ہیں۔ (۳۱ر جولائی) اور مدیر احسان سے جو محض اس لئے کہ لیلیٰ نے سلسلہ کے خلاف چند الفاظ کہہ دیئے ان کے مداح ہیں۔ گذارش کرینگے کہ حالات کا خلوص نیت سے مطالعہ کریں۔ اور دیکھیں کہ خدا کی تائید و نصرت ان کے اور لیلیٰ کے شامل حال ہے۔ یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے۔

معخ (بی۔ اے آنرز)

دیگر اخبارات کی سیر

کرشن کی راس لیلا

"ابھی ابھی مترجی آریہ سماج بہاء الدین کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک نئے مہنت آ براجے ہیں۔ چنانچہ نئے مہنت نے ناچ اور راس لیلائیں مچانی شروع کر دی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ر جولائی کو آپ نے ۵۰۰ جوان لڑکیاں جو کہ مہنت جی کی خاص چیلیاں ہیں۔ جن کو اس پنتھ کے چیلے چانٹوں نے جگہ جگہ سے ورغلا کر اپنے زیر اثر کر رکھا ہے۔ جن میں نوجوان دوشیزائیں ہیں۔ کنواری اور بیاہی ہوئی نوجوان لڑکیاں بھی ہیں۔ جو کہ اپنے گھر بار کا تمام نقد و زیور ہمراہ لاکر سر منڈا کر پکی چیلیاں بن گئی ہیں۔ ان کے ساتھ بند کمرے میں راس لیلا ہوتی رہی۔ اس وقت یہ گوپیاں ہر ایک پانچ پانچ سو اور اس سے زیادہ کی مالیت کے کپڑوں۔ زیورات اور دوسرے سامان آرائش سے سجائی گئیں۔ اور کنہیا جی کرشن کو ڈھائی ہزار روپیہ کی مالیت کے کپڑوں وغیرہ سے سجایا گیا۔

---

[1] میڈم کا بگاڑ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کے تکیہ (سرہانے) پر ۶۰۰ روپیہ کے قریب خرچ آیا۔ اس سے دوسری چیزوں کی قیمتوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ہم اسے راس لیلا یا ناچ نہیں کہہ سکتے۔ اس چھپے ہوئے فرقہ کے اندر سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسی چیلیاں موجود ہیں۔ ودھواؤں اور کنواریوں کے علاوہ سینکڑوں بیاہی ہوئی عورتیں ان کے جال میں پھنسی ہوئی ہیں۔ ان کے ماں باپ بہن بھائی اس کلجگی کرشن کی جان کو رو رہے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں میں وام مارگ کبھی ہوتا ہوگا اور دیوداسی کی رسم پر تو پنجاب کے ہندو جنوبی ہندوستان کے لوگوں پر ناک بھوں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ لیکن ان کے ہی علاقہ میں ہزاروں کی تعداد میں نوجوان عورتیں اس فرقہ کے مہنتوں کے جال میں پھنسی ہوئی ہیں"۔ (آریہ گزٹ)

ایک پجاری کی کرتوت

"راولپنڈی ۲۷ر جولائی۔ ایک مقامی مندر کے پجاری کی ایک لڑکی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے پر آج صبح محلے داروں نے اس کی جوتیوں اور طمانچوں سے خوب خاطر تواضع کی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک لڑکی صبح مندر میں بغرض عبادت گئی۔ مگر اچانک اس وقت وہاں اور کوئی موجود نہ تھا۔ مندر کے پجاری نے اسے چھیڑا۔ لڑکی نے شور مچا دیا۔ جس پر اہل محلہ نے اس کی اچھی طرح مرمت کی۔ اور پوجاری کو مندر سے جواب دے دیا گیا"۔ (پرکاش)

لاٹھیوں اور کرپانوں کا آزادانہ استعمال

"سکرٹری گوردوارہ کمیٹی نے چھپ کر جان بچائی"

امرتسر ۲۳ر جولائی۔ گذشتہ رات سری دربار صاحب میں اکال تخت کے سامنے صحن میں برج اکالی بھولا سنگھ ڈیفنس کمیٹی کے زیر اہتمام دیوان منعقد کیا گیا۔ دیوان کی کارروائی ابھی ہو رہی تھی۔ اور مقررین تقریریں کر رہے تھے۔ کہ سری دربار صاحب لوکل گوردوارہ کمیٹی کے سیوا داروں اور چند ایک شہر کے سکھوں میں ہاتھا پائی شروع ہوگئی۔ جس نے بڑھتے بڑھتے افسوسناک فساد کی صورت اختیار کر لی۔ جس میں کھلم کھلا لاٹھیاں اور کرپانیں استعمال کی گئیں۔ جس کے نتیجہ کے طور پر متعدد اشخاص خفیف و شدید مجروح ہوئے۔ واقعات کی تفصیل اس طرح بیان کی جاتی ہے۔ کہ دیوان کے انعقاد کے وقت چند آدمی جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ آج سے چند روز پیشتر انہوں نے سردار سنتوکھ سنگھ سکرٹری لوکل گوردوارہ کمیٹی کو بازار صابونیاں میں زدوکوب کیا تھا۔ ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد سیوا داروں نے آکر انہیں پکڑ لیا۔ اور زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ پبلک نے فورس کا ساتھ دیا۔ اور کھلم کھلا لڑائی شروع ہوگئی۔ سردار بھگوان سنگھ گائیڈ سری دربار صاحب کا بایاں بازو کرپان کی ضرب سے شدید زخمی ہوا۔ سردار کرتار سنگھ ہیڈ گرنتھی سری ہرمندر صاحب کے لڑکے سردار جوگندر سنگھ کو بھی شدید ضربات آئیں۔

سردار سنتوکھ سنگھ سکرٹری لوکل گوردوارہ کمیٹی نے دربار صاحب کے کمرے میں چھپ کر جان بچائی۔ اس دنگہ میں دیوان ختم کر دیا گیا۔ اور لوگ اِدھر اُدھر اپنے بچاؤ کے لئے بھاگ نکلے۔

پولیس کی آمد اطلاع ملنے پر پولیس بھی وہاں آئی۔ لیکن وہ باوردی سری دربار صاحب میں داخل نہ ہو سکنے کے باعث گھنٹہ گھر پر رہی۔ اور آخر طویل عرصہ تک شور شرابہ اور دنگہ فساد کے بعد دو بجے کے قریب ہجوم منتشر ہوگیا۔ اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

لڑائی کے خاتمہ کے بعد پرکرپال میں کئی جگہوں پر خون بہا ہوا دیکھا گیا۔ جسے بعد میں دھلا کر صاف کیا گیا"۔ (پرتاپ لاہور ۲۵ر جولائی ۱۹۳۶ء)

خالصہ سکھوں میں جنگ

"ہم نے گذشتہ پرچے میں احرار اور نیلی پوشوں کے دوستانہ (معاندانہ؟) رویہ کا ذکر کر کے افسوس کیا تھا۔ کہ مسلمانوں کے لئے رہنے کا مقام ہے۔ ابھی ہمارے قلم کی سیاہی بھی خشک نہ ہوئی تھی کہ خاص امرتسر میں سکھوں کے مقدس مقام (دربار صاحب امرتسر) میں سخت ترین جنگ کی خبر شائع ہوگئی۔ باوجود افسوس صد افسوس کے ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے۔ کہ ہماری بدصحبت کا اثر ہماری ہمسایہ قوم پر بھی ہوا۔ اور خوب ہوا۔ بالکل سچ ہے ؎

لے اڑی طرزِ فغاں بلبلِ نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روشِ چاک گریباں ہم سے (اقبال)

سائنس کے کرشمے

"یورپ اور امریکہ میں فن جراحی (سرجری) کو جو حیرت انگیز ترقی دی جا رہی ہے۔ وہ اب اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ کہ چہرہ کی خلقی بدصورتی بھی اپریشن کے ذریعہ دور کر دی جاتی ہے۔ اور بدصورت سے بدصورت آدمی بھی ہسپتال سے نکلنے کے بعد اچھا خاصا شکیل معلوم ہوتا ہے۔ اس فن نے اب سے صدیوں قبل بھی بہت کچھ ترقی کر لی تھی۔ چنانچہ بارہ سو برس ہوئے جب شہنشاہ جسٹینین ثانی کی ناک میدان جنگ میں جاتی رہی تو اس کے جراحوں نے اسے سرِ نو درست کر دیا تھا۔ اور چہرہ کی بدنمائی بالکل رفع ہوگئی تھی۔ سولھویں صدی میں بھی ایک مشہور اطالوی ڈاکٹر تاگلیا کوزی کٹی ہوئی ناک کو درست کرنے کے لئے خاص طریقہ سے مریض کا ہاتھ اس کی ناک پر باندھ دیتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد گوشت اور جلد ہاتھ سے منتقل ہو کر ناک پر آجاتی تھی۔

آجکل یورپ اور امریکہ میں ایسے ہسپتال کثرت سے کھل رہے ہیں۔ جن میں خلقی بدصورتی یا وہ بدنمائی جو کسی حادثہ کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دور کردی جاتی ہے۔ چہرہ کی جھریاں یا عمر کی پختگی کے آثار جو چہرہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ وہ عورتیں جو اپنی عمر سے زیادہ نوعمر بننا چاہتی ہیں۔ ان ہسپتالوں میں کثرت سے جاتی ہیں۔ مگر اس فن کے ماہر ڈاکٹروں کی تعداد ابھی بہت کم ہے۔" (معارف)

مسلمانان درگور اور مسلمانی در کتاب

"میری رائے میں اگر مسلمان اپنی عملی حالت درست کرلیں۔ تو ان ہنگامہ آرائیوں سے بہت زیادہ مفید ہے۔ سال بھر مختلف قسم کی بدعملیوں جیسے قبہ پرستی۔ تعزیہ داری۔ پیر پرستی۔ اوہام پرستی وغیرہ وغیرہ کے یہ نمونے دکھانے کے بعد ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے (جو ان تمام بدعات شنیعہ و افعال قبیحہ کا استیصال اور قلع قمع کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے) محامد اوصاف بیان کرنا اور فلسفیانہ اور مؤرخانہ سخن سنجیوں کی داد حاصل کرلینا چنداں سودمند معلوم نہیں ہوتا۔ دوسری قوموں کے لوگ بہرحال ہمارا چلن پر کھنے میں حق بجانب ہیں۔ اور یہ قول خالی از صداقت نہیں۔ کہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم ضرور نبی برحق اور برگزیدہ انسان تھے۔ مگر آج ان کی امت بدعمل ہے۔ اور اس زمانہ کے مسلمان ؎

مسلمانان درگور اور مسلمانی در کتاب

کے مصداق ہیں۔ رسول اکرم کی صداقت اور دین اسلام کی خوبیوں کو ہمارے طرز عمل سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔" (منادی ۱۷ر جولائی سنہ ۳۶ء)

ننگِ سادات کی گوشت کی ہنڈیا چوراہے میں

"فتویٰ بازی کا ایک تازہ مگر اندوہناک مظاہرہ ملاحظہ ہو۔ لاہور میں ایک صاحب ہیں سید حسین شاہ سرکاری ملازم ہونے کے باوجود انہوں نے تحریک خلافت میں حصہ لیا اور ایثار مجسم مسلمانوں کو بدنام کرنے کی حماقت کی۔ لیکن جب ان کے اپنے امتحان کا وقت آیا۔ اور اکاؤنٹنٹ جنرل نے اس سے استصواب کیا۔ کہ ان کی حرکات کیوں مشتبہ ہیں۔ تو انہوں نے اپنے کان پکڑے توبہ کی۔ معافی مانگی۔ صاحب کے بوٹ پر اپنی ناک رگڑی اور تحریک خلافت اور علم برداران خلافت کو ان کے سامنے بے نقط گالیاں دیں۔ صاحب بہادر خوش ہوئے۔ اور ایک ننگِ سادات کی گوشت کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹنے سے بچ گئی۔"

(سیاست ۲۷ر جون سنہ ۳۶ء)

غیر ممالک میں آریہ سماج کا اثر

ایڈیٹر پرکاش لاہور کا آریہ اخبار اپنے آریہ مشن کی ناکامی کا بالفاظ ذیل اقرار کرتا ہے۔ کہ

"دوسرے ممالک میں آریہ سماج کا زیادہ اثر نہیں۔ لنڈن میں بھی آریہ سماج قائم ہوا۔ اور نیویارک میں بھی۔ لیکن وہ بچوں کا کھیل ثابت ہوا۔ اور چند دن سے زیادہ زندہ نہ رہ سکا۔

آریہ سماج کے پاس اس بات کا جواب نہیں کہ اس نے اس وقت تک ویدک دھرم کا سندیش دوسرے ممالک تک کیوں نہیں پہنچایا۔ مسلمانوں کے ایک فرقہ کو لے لو۔ قادیان کی احمدی جماعت ممالک غیر میں اپنے خیالات کا پرچار کر رہی ہے۔ دس گیارہ ممالک میں اس نے اپنے سنٹر کھول رکھے ہیں۔ لنڈن میں اسکے دو سنٹر ہیں۔ ایک لاہوری احمدیوں کا۔ دوسرا قادیانی احمدیوں کا۔ اسی طرح جرمنی۔ امریکہ۔ جاپان وغیرہ میں بھی اس کے مشن ہیں۔ آریہ سماجی جب اپنی اس کوتاہی پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو من ہی من میں جھینپ جاتے ہیں۔"

پیر جماعت علی شاہ صاحب کی نماز

"جمیع مسلمانان ہند کو یہ افسوسناک اور رنج دلانے والی خبر سنائی جاتی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ بزرگی کا دعویٰ کرنے والے اور سنی بننے کا دعویٰ کرنے والے پیر مسلمانوں کو کیسے گمراہی اور بے دینی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ کسی طرح مسلمان آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ اور عقل سے بھی کام نہیں لیتے۔ ۲۴ر اپریل سنہ ۱۹۳۶ء کو پیر جماعت علی صاحب اپنے ۲۰ مریدوں کے بروز جمعہ ایک عرب صاحب کے پاس مدعو تھے۔ جہاں بہت سے عرب اور ہندوستانی بھی تھے۔ ناچیز بھی اس دعوت میں مدعو تھا۔ کھانے کے وقت پر بعد نماز جمعہ سب لوگ حاضر ہوئے۔ پیر صاحب بھی تھوڑی دیر کے بعد مریدوں کے ساتھ آئے۔ سب نے ساتھ کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد پیر صاحب نے کہا۔ ہم لوگ ظہر کی نماز کو جائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ کیا جمعہ کے دن ظہر پڑھی جاتی ہے۔ آپ نے کہا۔ ہم لوگ وہابیوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے۔ جائز نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ جب جمعہ اور نماز مکہ کے کعبہ میں جائز نہیں تو بتائیے دنیا کے کس مقام پر نماز کا ثواب ہے۔ اور حج بھی تو وہابیوں کے حکم سے ہوتا ہے حج بھی جائز نہیں ہوگا۔ افسوس کہ کوئی کافی جواب نہ دے کر واپس چلے گئے۔

کیا دنیا میں مسلمان بتا سکتے ہیں۔ کہ ایسے پیر دنیا کے لئے کس حد تک روحانی فوائد کا موجب ہیں خدا مسلمانوں کو علم کی روشنی نصیب کرے۔ اور جہالت دور ہو۔ پیروں سے سب جاہل مسلمانوں کو خدا بچائے۔ آمین۔

محمد عابد خان رشید مکی عرب مدرسہ اسلامیہ پونگڈے۔ ضلع برم برما)"

(مدینہ ۲۵ر جولائی سنہ ۳۶ء)

(پیغام صلح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراری مشن!

کون کامیاب ہوا؟

احرار — یا — احمدی

احرار یہ عزم لے کر اٹھے۔ کہ ہم چند روز میں احمدیت کو مٹا دینگے۔ اور ہر مقام پر ان کی رہائش ناممکن بنا دیں گے۔ آئندہ احمدیت ترقی نہیں کریگی۔ دوم یہ پروپیگنڈا کامیاب رہیگا۔ کہ مسلمانوں میں افتراق و انتشار صرف احمدیوں کیوجہ سے ہے۔ انکو اسلام سے خارج قرار دے کر ہم ثابت کردیں گے۔ کہ سب مسلمان بھائی بھائی اور لمنزلہ وجود واحد ہیں:۔

اولوالعزم حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ رب العالمین کا یہ تاریخی فقرہ جو خطبہ جمعہ میں حضور نے باآواز بلند اعلان فرمایا سب کو یاد ہے

کہ میں دیکھ رہا ہوں زمین احرار قدموں کے تلے سے نکلی جارہی ہے۔ یہ حضور نے اعلام الٰہی سے نہایت وثوق کے ساتھ اسوقت فرمایا۔ جبکہ احرار زوروں پر تھے۔ ان کو قبولیت عامہ حاصل تھی۔ اور سب اخباروں میں یہی شائع ہو رہا تھا۔ کہ مسلمانوں کی ایک ہی فعال جماعت ہے جسے احرار کہتے ہیں۔ اور عنقریب یہ سب ملک پر چھا جائیگی۔ چند ہی روز کے بعد جب الیٰ ربک یومئذ المستقر کا دور شروع ہوا تو مسجد شہید گنج کا قضیہ ناگاہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ احرار ہر طرف سے نشانہ ملامت و نفریں بن رہے ہیں اور ان کا سراپا اصل شکل میں سب مسلمانوں کو نظر آرہا ہے۔ اس کے بعد باوجود حد درجہ کی مساعی کے احرار پر انہی کے مددگاروں۔ بھائیوں۔ اور مدح نگاروں سے وہ نفریں وہ لعنتیں پڑیں اور پڑ رہی ہیں کہ الامان والحفیظ۔ ان کے پاؤں تلے سے زمین ایسی نکلی۔ کہ کوئی جائے امن نہیں۔ جہاں جاتے ہیں۔ منہ کی کھاتے ہیں۔ ایک ہفتہ کے روزانہ اخبار پڑھکر ہمارے قول کی تصدیق کر لیجئے۔

بخلاف اس کے احمدیوں کی تعداد پہلے سے بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ کوئی صبح نہیں ہوتی کوئی شام نہیں پڑتی جب کہ نو دس سعید روحیں اس سلسلہ حقہ کو قبول نہیں کرتیں۔ تنظیم و نظام کے لحاظ سے پہلے سے دگنی طاقت ہے جو دوست دشمن سب نہ صرف محسوس کر رہے ہیں۔ بلکہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ اس وقت علاوہ پہلے مشنوں کے کئی مشن ہندوستان سے باہر ممالک غیر میں کھل چکے ہیں۔ اور ہر غیر ملک میں ہمارا کوئی نہ کوئی مبلغ اور وہ بھی زندگی وقف کردہ نوجوان اعلیٰ تعلیم یافتہ موجود ہے۔ (اس جذبۂ فدائیت و ایثار کی مثال مسلمانوں کے دوسرے فرقوں میں قطعاً موجود نہیں) ہندوستان کے اندر کئی تبلیغی ادارے کھل گئے ہیں۔ جہاں زندگی وقف کرنیوالے مجاہدین اور واقفین رخصت مبلغین سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ تحریک جدید کے ماتحت دارالصناعت مرکز میں قائم ہے۔ جس میں کئی ایک شعبہ جات ہیں۔ اور بیکار بچوں نوجوانوں کے لئے مستقل کام نکل آئے ہیں:۔

یہ شرف صرف جماعت احمدیہ کے افراد کو حاصل ہے کہ وہ دین کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی ایثار کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض کام انہوں نے ایسے کئے کہ وہ اسلامی بادشاہوں کو بھی کرنے نصیب نہیں ہوئے۔ اسوقت بھی کئی اسلامی حکومتیں قائم ہیں۔ کئی اسلامی ریاستیں ہندوستان میں ہیں۔ مگر اتنا روپیہ باقاعدہ مسلسل دعوت تبلیغ نشر و اشاعت کے لئے خرچ نہیں کرتیں۔ پھر باوجود اس کے کہ ہر احمدی کے ذمے علاوہ فرائض اسلامی زکوٰۃ وغیرہ کے ان کی ماہوار آمد پر ایک آنہ فی روپیہ چندہ مقرر ہے۔ بلکہ اکثر حصہ جماعت تو اپنی آمد کا ۱/۱۰ بلکہ ۱/۵ ادا کرتا ہے۔ اور اس کے علاوہ اور بھی کئی مستقل چندے ہیں۔ مثلاً سالانہ جلسہ کیلئے بیس بائیس ہزار روپے لازمی طور پر ہر سال جمع کرنے ہوتے ہیں۔ پھر چندہ مستورات الگ ہے۔ جو خواتین جماعت سے لیا جاتا ہے۔ اور صدقات وغیرہ مزید برآں۔

پھر ہر جماعت کے لوکل اخراجات بھی ہیں۔ جن پر کافی روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اور یہ سب کچھ برائے نام نہیں بلکہ باضابطہ نہایت پابندی کے ساتھ یہ چندے وصول کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۳۵ء سال میں مندرجہ ذیل رقوم کی وصولی بیت المال میں دکھائی گئی ہے:۔

چندہ عام۔	۱۰۵۳۳۱
صدقات۔	۱۴۹۸۲
آمد وصیت۔	۹۹۷۳۲
جلسہ سالانہ	۱۹۸۸۶
میزان	۲۳۹۹۳۱

اس ڈھائی لاکھ روپے کے علاوہ جماعت نے تحریک جدید پر اپنے امام ہمام کے قدموں میں

پہلے سال۔	۱۰۷۸۴۸
دوسرے سال۔	۱۱۶۴۲۵

پیش کر دئے۔ یہ چندہ لازمی نہ تھا۔ بلکہ بار بار کہا گیا کہ جس کی خوشی اور دلی انشراح ہو، دے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے، کہ جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسیہ نے کس مقام ایثار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر پہنچا دیا۔ اور وہ خدا کے لئے کہاں تک اپنا مال وجان قربان کر سکتے ہیں۔ پھر اسی سال یہ بھی ارشاد تھا۔ کہ ذی استطاعت لوگ اپنی آمد کا کچھ نہ کچھ حصہ مرکزی بیت المال میں جمع کرا دیں۔ اور تین سال کے بعد اصل جمع یا جائداد کی صورت میں واپس دیا جائیگا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں

پہلے سال۔ ۷۲۹۷۹ روپے

دوسرے سال (۶ ماہ میں) ۳۳۸۹۵ روپے

جماعت احمدیہ نے پیش کئے۔ گویا علاوہ اڑھائی لاکھ چندہ مستقل کے یہ رقم ۳۱۱۴۷۳ روپے بھی جماعت احمدیہ نے پیش کر کے اپنے ایمان و خلوص کا ناقابل تردید ثبوت پیش کیا۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت کے استحکام کی بنیادیں کیسی مضبوط ہیں اور جو یہ خیال بھی کرتا ہے۔ کہ اس بے نظیر اخلاص و ایثار والی جماعت کو مٹایا جا سکتا ہے۔ وہ بجز خود غلط حقائق فراموش انسان حمقاء کی بستی کا رہنے والا ہے۔ پس وہ بڑا بول جو بولا گیا تھا۔ نیچا کیا گیا۔ **اور خدا کا کلمہ بلند ہوا۔** و کلمۃ اللہ ھی العلیا۔

دوسرا مقصد یہ کہ مسلمانوں میں وجہ افتراق و تشتت احمدیوں کی وجہ سے ہی حرف غلط ثابت ہوا۔ اور دنیا نے نہ صرف دیکھ لیا بلکہ ان کے زعماء نے اقرار کر لیا۔ کہ

اس افتراق و شقاق کا موجب احرار ہیں۔ اور احمدیت سے دوری ہی تمام مصائب کی جڑ ہے۔ ۱۷ر جولائی کے احسان میں مندرجہ ذیل سطور شائع ہوئی ہیں

"مسجد شہید گنج کے انہدام کے بعد مسلمانوں کی دو جماعتوں میں پیکار و نزاع کا جو سلسلہ شروع ہوا۔ اس نے نہایت خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقتضیات شرافت سے قطع نظر کر لیا گیا ہے۔ اور مسلمہ آداب اخلاق ان لوگوں کے نزدیک اپنی حقیقی حیثیت اور اہمیت سے محروم ہو چکے ہیں۔ قومی کارکنوں اور خدمت ملت کے مدعیوں کو نہ دشنام طرازی میں باک نہ دروغ بافی سے دریغ۔ سبابی کی کوئی منزل ایسی نہیں جسے ان کا سمند قیادت پامال نہ کر چکا ہو اور فحاشی کا کوئی پست سے پست مقام ایسا باقی نہیں رہا جس کی سیر ان لوگوں نے نہ کی ہو۔ دونوں جانب سے ایک دوسرے کے حق میں جو کچھ کہا جا رہا ہے ہمارے قلم میں اسے نقل کرنے کی ہمت نہیں۔ دونوں طرف کے اخبار اٹھا کے دیکھ لیجئے۔ جلسہ گاہوں میں تشریف لے جائیے اور اپنے کانوں سے سن لیجئے۔ کہ کیسے کیسے بلند پایہ حقائق جن پر جعفر زٹلی کی روح وجد میں آجاتی ہے۔ ارشاد فرمائے جا رہے ہیں۔ اور یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ تو پاس کے کسی بازار میں ہی جا کر دیکھ لیجئے۔ کیونکہ آج ہر کوچہ و بازار رزمگاہ بنا ہوا ہے۔ اور ہر گھر میں عرصۂ پیکار گرم ہے۔ امت اسلامیہ پر افتراق و انتشار کے اکثر موقعے آئے ہیں۔ لیکن اس قسم کے مکمل انتشار و پراگندگی کی مثال تو مسلمانان ہند کی پوری تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔"

یہ تو اندرونی شہادت ہے۔ بیرونی شہادت کے لئے ملاپ ۱۷ر جولائی کے دو اقتباس کافی ہیں۔

"آج پنجاب کا مسلمان ایسی حرکات کر رہا ہے جو اس کے لئے عزت اور توقیر کا باعث نہیں۔ نہ ہی ان حرکات سے اس کے تدبر کا ثبوت ملتا ہے۔ غیر مسلموں میں جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کا تذکرہ میں آج نہیں کرتا۔ آج تو اس مالی غنیمت کی بانٹ پر جو خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے۔ اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔"

"لطف یہ ہے۔ کہ یہ خانہ جنگی صرف جلسوں اور اخباروں ہی میں نہیں۔ بلکہ گھروں کے اندر، خاندانوں کے اندر اور دوستوں کے اندر بھی جاری ہو گئی ہے۔ اور عجب دھما چوکڑی مچ گئی ہے۔"

اور احرار کے متعلق جو رائے عامہ ہے۔ اس کے لئے کئی ایک اقتباسات دئے جا سکتے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً الفضل میں نقل بھی ہوتے رہے ہیں۔ انقلاب سے چند فقرات ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں:۔

"بزرگان احرار اور خود ان احرار روز بروز اخلاق و شرافت کا جامہ اتار کر ننگے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جن لوگوں نے شرافت و انسانیت کا جامہ اتار پھینکا۔ ان سے ظاہری لباس اتار دینا بھی کچھ بعید نہیں۔"

جس پہلو سے بھی دیکھئے۔ آپ کو اس امر کے نہایت روشن ثبوت مل جائینگے۔ کہ احرار نے حضور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلک قویم اور صراط مستقیم سے منحرف ہونے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔

حضورؐ کے اخلاق کا یہ عالم تھا کہ عمر بھر میں کسی کافر و مشرک کو بھی حضورؐ کی زبان سے کوئی دل آزار کلمہ سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن احرار اپنی ہر تقریر میں مسلمانوں کو مغلظات سناتے ہیں۔ اور انکی دل آزاری میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے۔

سچ یہ ہے۔ کہ اسلام اور شارع اسلام کے خلق عظیم کو بدنام کرنے میں احراریوں نے جسقدر حصہ لیا ہے۔ شاید ہی کسی مسلمان کہلانیوالی جماعت نے لیا ہو۔ آخر مسلمان کب تک لفنگوں کی اس ٹولی کو برداشت کرتے رہینگے؟" (انقلاب ۱۷ر جولائی)

یہ کیا یہی تو وہ علماء نہیں ہیں۔ جن کے متعلق حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔ کہ "انکے علماء آسمان کے نیچے شر و فساد کا سب سے بڑا منبع ہوں گے۔" (انقلاب ۱۷ر جولائی)

پھر آپ ایک دوسرے اخبار سے جو احمدیت کا اولین و بدترین معاند ہے۔ مندرجہ ذیل اقتباسات کا مطالعہ فرمائیں۔

"زمانہ مابعد جنگ یورپ کی بدترین یادگاریں۔ قحط۔ انفلوانزا۔ اور یہ قومی لیڈر ہیں۔ جو ایک نہ ختم ہونے والی وبا کی صورت میں اس ملک پر مسلط ہیں۔ اندر سب سے زیادہ وبا یہ ہماری قوم میں پھیلی ہے کہ ان زعماء ملت کا علم۔ و دانش (ان کا علم و دانش بھی دیوبند میں نامکمل قیام تک ہی محدود ہے) بجائے رحمت کے ملت کے لئے ایک مہیب زحمت ثابت ہوا ہے۔ اور اس جماعت کا اقتدار مسلمانوں کے لئے حجاج بن یوسف کے ظالمانہ اقتدار سے ہرگز کم نہیں۔ حسن بن صباح کی تلوار نے مسلمانوں کے دلوں کو اس قدر زخمی نہیں کیا ہوگا۔ جس قدر کہ ان زعماء ملت کی زبان نے مسلمانوں کے دلوں میں ناسور ڈال دیئے ہیں۔ ان کی زبان سے کوئی مسلمان تاجدار۔ کوئی گوشہ نشین بزرگ محفوظ نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا اور اُس کے رسول کے نام سے جس قدر ناجائز فائدہ انہوں نے اٹھایا ہے۔ شاید ہی مسلمانوں کی اس سیزدہ صد سالہ تاریخ میں کسی جماعت نے اٹھایا ہو۔

باوجود ادھوری تعلیم اور نامکمل مطالعہ کے وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کے ہٹلر اور مسولینی سمجھے ہوئے تھے۔ وائے بدقسمت "میاں" حبیب الرحمٰن صاحب اور "امیر شریعت" کی تند و تیز تقریریں تیز تلواریں بنکر اسلامیان ہند کے سر پر لٹک رہی ہیں۔ ہنگامی مصروفیات کو دیکھ کر میں اکثر یہ سوچتا ہوں۔ کہ یوں کیوں آخر ہاتھ دھو کر ملت اسلامیہ کا تعاقب کر رہے ہیں۔ آخر یہ کیا چاہتے ہیں اب یہ قوم کو معاف کیوں نہیں کر دیتے۔ مسلمانوں میں خانہ جنگیاں کافی بڑھ گئی ہیں۔ آپس میں سر پھٹول کی روئیدادیں بھی اخبارات میں نظر آتی ہیں۔ باب المغلظات سے گذر کر زعما اور رضا کار آپس میں دست گریباں ہوتے دیکھے جا رہے ہیں۔ جہاں ایک دوسرے پر پھول برسائے جاتے تھے۔ اب ان پر اینٹ اور پتھر کی بارش شروع ہو گئی ہے۔ جو کچھ انہوں نے مسلمانوں کو کہنا تھا۔ کہہ لیا۔ اب ان کی سوقیانہ جنگ کب ختم ہو گی۔ اب اگر جمہور مسلمان انہیں دست بستہ یہ عرض کرے۔ کہ بس ہم نے آپ کو آزما لیا۔ اب ہم دوبارہ آپ پر اعتماد اور بھروسہ نہیں کرینگے۔ تو پھر یہ بگڑے ہوئے شیر کی مانند ان پر پنجے جھاڑ کر حملہ کرتے ہیں۔ اگر پنجاب کے مسلمانوں کے لئے کوئی اسلامی مجلس باعث ذلت۔ بربادی رسوائی اور تشتت و افتراق ثابت ہوئی ہے تو وہ مجلس "مجلس احرار" ہوئی۔ جوان خمسہ مقدسہ رہنماؤں پر مشتمل ہو گی۔ آؤ ہم اس مجلس کے ان مقتدر رہنماؤں کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کریں۔ کہ اپنے لئے جائز اور طیب ذریعہ معاش تلاش کریں۔ اس لئے کہ ملی اور قومی مسائل اور تحریکات میں آپ کی شرکت قوم میں فساد باہمی کا باعث ہو رہی ہے۔

احراری بھیڑوں کو متنبہ کر دینا چاہتا ہوں کہ ان گیدڑوں جیسی چالوں سے تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ حملے تمہاری جماعت کا جنازہ نکالنے کے لئے کافی ہیں۔ اور دنیا پر خود بخود ثابت کر رہے ہیں۔ کہ اس جماعت میں سے شریفوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ حق ہیشہ ان کی غلیظ چھاتیوں پر موہنگ دانتا رہے گا۔ سر سے پانی گذر گیا ہے۔ اب ہمارا فرض اولین ہے۔ کہ حالات پر قابو پانے کے لئے اس غنڈہ گردی کا خاتمہ کرایا جائے۔ آخر کب تک شریفوں کی عزتیں برباد ہوتی رہیں گی۔ اور کب تک یوں حملوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ احراریو! تم آگاہ رہو! کہ شہید گنج کی تحریک میں غداریاں کر کے اپنے کھوئے ہوئے وقار کو تم قیامت تک حاصل نہیں کر سکتے۔ مسلمان تمہیں ہمیشہ ذلیل سمجھتے رہیں گے تاوقتیکہ تم اپنی کمینہ اور اوچھی حرکتوں سے باز نہ آجاؤ۔ اور جمیع مسلمانوں سے معافی نہ مانگو۔ اب وہ وقت گئے۔ کہ پنجاب پر "احراری حکومت" تھی اب "امیر شریعت" کی خانہ ساز امارت کی ڈگڈگی نہیں بجائی جا سکتی۔ اور نہ ہی اس پر احراری ناچ سکتے ہیں"

(زمیندار ۱۵/۱۸ جولائی)

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احرار کا انجام کیا ہوا۔ اور ابھی پردہ غیب میں جو کچھ ہے وہ دنیا دیکھ لے گی۔ کیونکہ خدا کے ہاتھ سے قائم کردہ سلسلوں سے ٹکر لینا اپنی بدبختی و شقاوت کو دعوت دینا ہے اور پچھلی قوموں نے انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ ٹکر لے کر جو کچھ پایا ضرور ہے۔ کہ اسی کے مطابق زمانہ حال کے معاندین و مخالفین مبتلا ہوں۔

والعاقبۃ للمتقین (مصباح)

۳ تین کتابیں

مندرجہ ذیل تین کتابیں برائے فروخت آئی ہیں۔ ضرورت مند اصحاب بذریعہ وی پی طلب فرما کر فائدہ اٹھائیں۔ صرف چند نسخے ہیں:-

مجموعہ خواب نامہ صدیقی اس میں ردیف وار خوابوں کی تعبیر پرانی کتابوں سے تلاش کر کے جمع کر دی ہے۔ آخر میں علم قیافہ کا مکمل بیان اور رسالہ علم فیافہ بھی شامل کر دیا ہے۔ مفید کتاب ہے۔ قیمت عجز علاوہ محصول ڈاک۔

مجموعہ فالنامہ صدیقی جس میں طریقے فال دیکھنے کے جو نہایت سہل اور آسان ہیں نقل کر دیئے ہیں۔ فال دیکھنے اور نکالنے کے شائق منگا کر حظ اُٹھائیں۔ قیمت صرف ۸ر علاوہ محصول ڈاک۔

بہار شباب دہلی کے مشہور خاندانی طبیب حکیم محمود خان صاحب دہلوی کی کتاب "ضیاء الابصار" کا سلیس اردو میں ترجمہ کر دیا ہے۔ کتاب نہایت مفید اور سبق آموز ہے۔ حکیم صاحب دہلوی کے خاندانی خاص نسخے بھی اس میں درج ہیں۔ جو زمانہ موجودہ کے نوجوانوں ادھیڑ عمر والوں اور از کار رفتہ عمر رسیدہ لوگوں کے لئے کار آمد ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

تبدیلی عقیدہ مکرمی محترم محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان نے مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے عقائد سابقہ جبکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حقیقی نبی مانتے تھے اور موجودہ عقائد پر مفصل بحث کر کے امیر پیغام نے جو جواب اپنی سابقہ تحریروں و عقائد کا دیا تھا اس کا جواب الجواب نہایت مدلل اور ناقابل تردید دیکر امیر پیغام پر حجت تمام کر دی ہے۔ بالکل نئی کتاب قیمت برائے نام صرف ۶ر علاوہ محصول ڈاک ہے۔

ملنے کا پتہ:- دفتر فاروق قادیان پنجاب